چہرے کا پردہ

واجب‘ مستحب یا بدعت؟ (۳)

تحریر: حافظ محمد زبیر

دلیل ثالث:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا شَيْــــًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَاۗىِٕهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝﴾ (الاحزاب)

''اے ایمان والو! نبی (ﷺ) کے گھروں میں داخل مت ہو مگر یہ کہ تم کو کھانا کھلانے کے لیے بلایا جائے (ایسے وقت میں)‘ کہ اس کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے لیکن جب تم کو (کھانے کے لیے) بلایا جائے تو اسی وقت جاؤ‘ پھر جب کھانا کھالو تو (وہاں) سے چلے جاؤ اور باتیں کرنے کے لیے جی لگا کر نہ بیٹھے رہو۔ بے شک تمہارا یہ عمل پیغمبر کو تکلیف دیتا ہے اور وہ تم سے (کچھ کہنے سے) شرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق بات کرنے سے نہیں شرماتا۔ اور جب تم ان (ازواجِ مطہرات) سے کوئی چیز

مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ (عمل) بہت زیادہ پاک کرنے والا ہے تمہارے دلوں کو اور ان (ازواجِ مطہرات) کے دلوں کو بھی۔ اور تمہارے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول (ﷺ) کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ تمہارے لیے یہ جائز ہے کہ تم آپؐ کی بیویوں سے آپؐ (کی وفات) کے بعد کبھی بھی نکاح کرو۔ بے شک ایسا کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو چھپا لو تو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ ان (ازواجِ مطہرات) پر کوئی گناہ نہیں اپنے باپوں (سے پردہ نہ کرنے) کے بارے میں اور اپنے بیٹوں سے اور اپنے بھائیوں سے اور اپنے بھتیجوں سے اور اپنے بھانجوں سے اور اپنی (مسلمان) عورتوں سے اور اپنے غلام' لونڈیوں سے' اور تم (اے ازواجِ مطہرات) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔''

آیۂ مبارکہ کا شانِ نزول

۱) اس آیۂ مبارکہ کے شانِ نزول کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال عمر قلت یا رسول الله یدخل علیك البر والفاجر فلو أمرت أمهات المؤمنین بالحجاب فانزل الله آیة الحجاب (۷۸)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ کے گھر میں نیک اور فاسق ہر قسم کے لوگ آتے رہتے ہیں' کاش کہ آپؐ اُمہات المؤمنین کو پردے کا حکم دیں' تو اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمادی۔''

۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت بھی بیان کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں:

اَنَا اَعْلَمُ الناس بھذہ الآیة آیة الحجاب لما اھدیت زینب الی رسول الله ﷺ کانت معه فی البیت ' صنع طعاما ودعا القوم فقعدوا یتحدثون فجعل النبی ﷺ یخرج ثم یرجع وھم قعود یتحدثون فانزل اللّٰہ تعالٰی ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ لا﴾ اِلی قوله ﴿مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ فضرب الحجاب وقام القوم (۷۹)

''میں اس آیت یعنی آیتِ حجاب کے (سبب نزول کے) بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو آپؐ کے لیے تیار کیا گیا اور وہ آپؐ

کے ساتھ گھر میں تھیں' آپؐ نے کھانا تیار کیا اور صحابہؓ کی دعوت (ولیمہ) کی۔ (کھانا کھانے کے بعد) لوگ بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئے۔ آپؐ باہر نکلتے اور واپس آتے تو لوگ پھر بھی بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ﴾ سے لے کر ﴿مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ تک وحی نازل فرمائی۔ پس (اس کے بعد) پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔''

آیت کے اجزاء

اس آیۂ مبارکہ میں چار (۴) باتوں کا تذکرہ ہے:

۱) جس مسئلہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے وہ مسئلہ حجاب ہے۔

۲) اس آیت میں خطاب ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے ہے۔

۳) حکم حجاب کے وجوب کا ہے۔

۴) علت طہارتِ قلب کا حصول ہے' یعنی دل پاک ہو جائیں۔

پہلی تین باتیں تو ایسی ہیں جن پر منکرین ومخالفینِ حجاب کا بھی اتفاق ہے۔ لیکن چوتھی بات میں اختلاف ہے۔ اس لیے تمام منکرین حجاب ازواج مطہرات کے لیے تو پردے کا وجوب اس آیت سے ثابت کرتے ہیں' لیکن عام اہل ایمان عورتوں کو اس آیت کے حکم میں شامل نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک یہ آیت مبارکہ ازواجِ مطہرات کے حق میں خاص ہے اور ازواجِ مطہرات کو پردے کا حکم دینے کی علت ان کا احترام واکرام ہے نہ کہ طہارتِ قلب۔ ذیل میں ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ کیا یہ آیت مبارکہ ازواجِ مطہرات کے لیے ہی خاص ہے یا اس کا حکم عام اہل ایمان عورتوں کو بھی شامل ہے؟

حکم کی علت

حجاب کا جو حکم اس آیۂ مبارکہ میں وارد ہوا ہے وہ معلل ہے۔ (یعنی اس کی علت یعنی وجہ بیان کی گئی ہے)۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ﴾

''(اے مسلمانو!) پس تم ان (ازواجِ مطہرات) سے پردے کے پیچھے سے سوال کرو' اور یہ بات تمہارے دلوں کو بھی بہت زیادہ پاکیزہ رکھنے والی ہے اور ان کے دلوں کو بھی۔''

حکم کی علت جو کہ نص میں بیان ہوئی ہے وہ ﴿ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ﴾ ہے۔ یہ علت عام ہے' کیونکہ طہارتِ قلب کی ضرورت جتنی ازواجِ مطہرات کو ہے اتنی ہی عام مسلمان عورتوں کو بھی ہے' لہٰذا علت عام ہوئی' اور علت کا عام ہونا حکم کی عمومیت کی دلیل ہے۔ نص میں مذکور اس قسم کی علت کو معلوم کرنے کے طریقہ کار کو اصولیین کے نزدیک ''مسلك الايماء والتنبيه'' کہتے ہیں۔ امام شوکانیؒ اس مسلک کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> **المسلك الثالث الايماء والتنبيه وضابطه الاقتران بوصف لو لم يكن هو او نظيره للتعليل لكان بعيدا فيحمل على التعليل دفعا للاستبعاد(٨٠)**
>
> ''مسالک علت میں سے تیسرا مسلک ''الایماء والتنبیہ'' ہے اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ حکم کسی ایسے وصف کے ساتھ ملا ہوا ہو کہ اگر وہ وصف یا اس کی نظیر علت نہ ہوتی تو وہ حکم بعید از فہم ہوتا' لہٰذا اس وصف کو اس حکم کی علت بنایا جائے گا تاکہ حکم کی تفہیم میں رکاوٹ کو دور کیا جا سکے۔''

علامہ شنقیطی ''مسلك الايماء والتنبيه'' کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> **هو ان يقترن وصف بحكم شرعي على وجه لو لم يكن فيه ذلك الوصف علة لذلك الحكم لكان الكلام معيبا عند العارفين(٨١)**
>
> ''مسلك الايماء والتنبيه'' یہ ہے کہ کوئی حکم شرعی کسی وصف کے ساتھ اس طرح مل کر آئے کہ اگر وہ وصف اس حکم کی علت نہ بنایا جائے تو وہ کلام عارفین کے نزدیک عیب والا کلام ہوگا''۔

اگر ہم حکم حجاب کے فوراً بعد مذکورہ وصف ''طہارتِ قلوب'' کو اس کی علت نہ مانیں تو یہ کلام ''عیب والا کلام'' شمار ہوگا۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ ''طہارتِ قلوب'' حکمِ حجاب کی علت ہے' کیونکہ کلامِ الٰہی ہر قسم کے عیب سے پاک ہے۔

اصل سے فرع میں حکم کا اجراء

جب حکم کی علت معلوم ہو گئی تو قیاس کے معروف اصول سے حجاب کا حکم ازواجِ مطہرات کی طرح عام اہل ایمان عورتوں کے لیے بھی ثابت ہو گیا۔ ارکانِ قیاس چار ہیں: اصل' فرع' حکم اور علت۔ مذکورہ آیت میں اصل ''ازواجِ مطہرات'' ہیں' فرع ''عام اہل

ایمان کی عورتیں'' ہیں' حکم ''حجاب'' کا ہے اور علت ''طہارتِ قلب'' ہے۔ عام اہل ایمان عورتیں ازواجِ مطہرات کی نسبت ''طہارتِ قلوب'' کی زیادہ محتاج ہیں۔ لہٰذا جب علت کا اصل (ازواجِ مطہرات) کی نسبت فرع (عام اہل ایمان عورتوں) میں زیادہ اثبات ہے تو حکم حجاب بھی ازواجِ مطہرات کی نسبت عام اہل ایمان عورتوں میں زیادہ تاکید کے ساتھ ہوگا۔

آیت حجاب کی عمومیت

یہ آیۂ مبارکہ اُمہات المؤمنین کے ساتھ ساتھ تمام اہل ایمان عورتوں کو بھی شامل ہے۔ درج ذیل قرائن اس حقیقت کا اظہار کر رہے ہیں۔

۱) **اصول تفسیر کا قاعدہ**: اصول تفسیر کا یہ قاعدہ ہے ''**العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب**''۔[۸۲] کہ تفسیر کرتے ہوئے الفاظ کے عموم کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ کہ سببِ نزول کا۔ یہ آیات تو اگرچہ اُمہات المؤمنین کی شان میں نازل ہوئیں' یعنی ان آیات کا سبب نزول خاص ہے' لیکن اعتبار سببِ نزول کی خصوصیت کا نہ ہوگا بلکہ الفاظ کی عمومیت کا ہوگا۔ لہٰذا اس قاعدے کے مطابق اہل ایمان عورتیں بھی اُمہات المؤمنین کی طرح ان آیات کی مخاطب ہیں' کیونکہ قرآن کی اکثر آیات کا نزول کسی خاص سبب سے ہی ہوا ہے۔ اگر ہر آیت مبارکہ کو اس کے سبب نزول کے ساتھ ہی خاص کر دیا جائے تو قرآن کے ابدی احکامات ایک خاص دور کے خاص افراد کے لیے مخصوص ہو کر رہ جائیں گے جو کہ اسلام کی ہمہ گیریت کے منافی ہے۔

۲) **اہل ایمان عورتوں کا عمل**: صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اس آیۂ مبارکہ کے نزول کے بعد ازواجِ مطہرات کے ساتھ ساتھ عام اہل ایمان عورتوں نے بھی پردہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ مسلمان عورتوں کا یہ عمل اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس آیۂ مبارکہ کے احکامات ازواجِ مطہرات کے علاوہ عام مسلمان عورتوں کو بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی یہ روایت پہلے بیان ہو چکی ہے کہ:

> **كنّا نغطي وجوهنا من الرجال وكنا نمتشط قبل ذلك في الاحرام**[۸۳]
>
> ''ہم اپنے چہروں کو لوگوں سے ڈھانپ لیتی تھیں اور اس سے پہلے احرام کی حالت میں کنگھی بھی کر لیا کرتی تھیں''۔

لہٰذا عام مسلمان عورتوں کے طرزِ عمل سے یہ ثابت ہوا کہ یہ آیتِ مبارکہ عام ہے۔

۳) دلالت اُولیٰ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں ہی ازواجِ مطہرات کو اُمت مسلمہ کی مائیں قرار دیا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ جبکہ اس کے ساتھ ساتھ درج ذیل نص ﴿وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا﴾ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کے ساتھ نکاح کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیا گیا۔قابل غور بات یہ ہے کہ ازواج مطہرات جو کہ تمام اُمت کی مائیں ہیں اور ان کے ساتھ نکاح کو بھی حرام ٹھہرایا گیا‘اس کے باوجود اُن کو پردے کا حکم دیا گیا تو عام مسلمان عورتوں کے بارے میں شر کے خیالات پیدا ہونا ازواج مطہرات کی نسبت زیادہ آسان ہے‘ لہٰذا عام مسلمان عورتوں کے لیے حجاب کے احکامات بالاولیٰ ثابت ہوتے ہیں۔

۴) آیت مبارکہ کا سیاق وسباق: اس آیۂ مبارکہ کا سیاق وسباق بھی اس بات پر شاہد ہے کہ یہ آیت عام ہے۔آیت کے شروع میں ہی اہل ایمان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کے گھروں میں بغیر اجازت داخل نہ ہوں اور یہ حکم عام ہے۔ظاہر بات ہے کہ جس طرح آپؐ کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل ہونا منع ہے اسی طرح عام مسلمانوں کے گھروں کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔علاوہ ازیں اس کے بعد آنے والی آیت بھی حکم حجاب کے عموم کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ﴾

''ان کے اوپر ان کے باپوں کے بارے میں (اُن سے پردہ نہ کرنے میں) کوئی گناہ نہیں ہے''۔

اس آیۂ مبارکہ میں حجاب کے حکم سے مستثنیٰ افراد کو بیان کیا جا رہا ہے اور اس استثناء کی عمومیت پر اجماع ہے۔یعنی یہ جو مستثنیٰ افراد کی فہرست بیان کی گئی ہے‘ یہ فہرست صرف ازواجِ مطہرات کے لیے نہیں ہے‘ بلکہ یہ فہرست عام مسلمان عورتوں کے لیے بھی ہے۔جب مستثنیٰ عام ہے تو مستثنیٰ مِنہ یعنی حکم حجاب بھی عام ہے‘ کیونکہ عام کا استثناء عام سے ہی ہوتا ہے۔اس لیے ابنِ کثیر نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے:

لما أمر الله النساء بالحجاب عن الاجانب بین ان ھولاء الاقارب لا یجب الاحتجاب منھم کما استثناھم فی سورۃ النور عند قولہ تعالیٰ ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ﴾ (۸۴)

''جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عورتوں کو (مذکورہ آیت میں) حجاب کا حکم دیا تو اس کے ساتھ ساتھ ان قریبی رشتہ داروں کی ایک فہرست بھی بیان کر دی جن سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان رشتہ داروں کو سورۃ النور کی آیت ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ﴾ میں مستثنیٰ قرار دیا ہے۔''

اس سورۃ کی آیت ۵۹ میں ''نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ'' کے الفاظ سے اس بات کی مزید تاکید ہو جاتی ہے کہ یہ حجاب کا حکم عام ہے اور تمام مسلمان عورتوں کو شامل ہے۔

۵) جلیل القدر مفسرین کی آراء: متقدمین ومتاخرین مفسرین کی ایک بہت بڑی تعداد نے اس آیت مبارکہ کے حکم کو عام قرار دیا ہے۔ ذیل میں ہم چند ایک جلیل القدر مفسرین کی عبارات نقل کیے دیتے ہیں:

☆ امام طبریؒ کی رائے: علامہ ابن جریر طبری اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿واذا سألتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء حجاب﴾ یقول : واذا سألتم ازواج رسول الله ﷺ ونساء المؤمنين اللواتی لسن لمن لكم بازواج متاعا "فاسئلوهن من وراء حجاب"[٨٥] یقول :من وراء ستر بینكم وبینهن

''اور جب تم ان سے کچھ مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو''۔ یعنی جب تم اللہ کے رسول ﷺ کی بیویوں اور ان مسلمان عورتوں سے جو کہ تمہاری بیویاں نہیں ہیں' کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔''

☆ علامہ قرطبی کی رائے:

فی هذه الآية دليل على ان الله تعالیٰ اذن فی مسألتهن من وراء حجاب فی حاجة تعرض او مسئلة يستفتين فيها ويدخل فی ذلك جميع النساء بالمعنى وبما تضمنة اصول الشريعة من ان المرأة كلها عورة بدنها وصوتها كما تقدم فلا يجوز كشف ذلك الا لحاجة(٨٦)

''یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے کسی ضرورت کے تحت یا فتویٰ طلب کرنے کی غرض سے ازواج مطہرات سے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور اس حکم میں تمام عورتیں شامل ہیں' کیونکہ شریعت کے اصولوں

سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عورت تمام کی تمام پردہ ہے' اس کا سارا جسم بھی اور آواز بھی پردہ ہے' جیسا کہ یہ بحث پہلے بھی گزر چکی ہے۔ پس عورت کے لیے اپنے جسم کے کسی حصے کو بغیر ضرورت کے کھولنا جائز نہیں ہے۔''

☆ امام ابو بکر الجصاص کی رائے: امام ابو بکر الجصاص اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وهذا الحكم وان نزل خاصا فى النبى وازواجه فالمعنى عام فيه وفى غيره اذ كنا مامورين باتباعه والاقتداء به الا ما خصه الله به دون امته(٨٧)

''یہ حکم اگرچہ نبی ﷺ اور آپؐ کی بیویوں کے بارے میں نازل ہوا ہے لیکن اس آیت کا مفہوم آپؐ اور آپؐ کے غیر دونوں کو شامل ہے' کیونکہ ہمیں ہر بات میں آپؐ کی اتباع اور پیروی کا حکم دیا گیا ہے' سوائے ان احکامات کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اُمت کے علاوہ آپؐ کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔''

٦) اصول فقہ کا قاعدہ: علم الاصول کا یہ قاعدہ ہے کہ واحد کا خطاب تمام اُمت کو شامل ہوتا ہے' کیونکہ سبب تکلیف میں سب برابر ہیں' اِلا یہ کہ اس حکم کی خصوصیت کی کوئی دلیل ہو۔ علامہ البانی اس قاعدے کے بارے میں فرماتے ہیں:

اذا خاطب الشارع الحكيم فردا من الامة او حكم عليه بحكم فهل يكون هذا الحكم عاما فى الامة' الا اذا قام دليل التخصيص؟ او يكون خاصا بذلك المخاطب؟ اختلف فى ذلك علماء الاصول' والحق الاوّل' وهو الذى رجحه الشوكانى وغيره من المحققين (٨٨)

''جب شارع حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُمت کے کسی فرد سے خطاب کریں یا اس کو کوئی حکم جاری کریں تو کیا یہ حکم تمام اُمت کے لیے عام ہوگا سوائے اس کے کہ اس کی تخصیص کی کوئی دلیل ہو؟ یا یہ حکم اس مخاطب کے ساتھ خاص ہوگا؟ علمائے اصول کا اس مسئلے میں اختلاف ہے' لیکن پہلا قول حق ہے اور اسی قول کو امام شوکانی اور دوسرے محققین نے ترجیح دی ہے۔''

علامہ شنقیطی مذکورہ اصول کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ومن الأدلة على ان حكم آية الحجاب عام : هو ما تقرر فى الاصول

من ان خطاب الواحد یعم حکمه جمیع الامة ولا یختص الحکم بذلك الواحد المخاطب(۸۹)

''آیۂ حجاب کے بیان کردہ حکم کے عام ہونے میں جو دلائل بیان کیے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ قاعدہ بھی ہے جسے آپ علم الاصول میں اس طرح سے بیان کرتے ہیں: ''واحد کا خطاب تمام اُمت کو شامل ہوتا ہے اور حکم اس اکیلے واحد مخاطب سے متعلق نہیں ہوتا۔''

مذکورہ بالا اصول سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آیت حجاب عام ہے اور اس کا حکم تمام مسلمان عورتوں کو شامل ہے۔

پروفیسر صاحب کی دو غلط فہمیاں اور ان کا جواب

اس آیۂ مبارکہ کی تشریح و توضیح میں پروفیسر صاحب سے دو جگہ پر غلطی ہوئی' جس کی ہم تصحیح کیے دیتے ہیں۔

۱) حجاب سے کیا مراد ہے؟

پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ ''حجاب سے یہاں مراد پہناوا یا لباس نہیں' بلکہ مراد دروازے' دیوار یا کسی اور چیز کی اوٹ ہے''۔(۹۰)

حجاب کا لفظ آڑ' اوٹ یا پردے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

الحجاب : الستر ...... والحجاب ما احتجب به وکل ما حال بین شیئین حجاب (۹۱)

''حجاب سے مراد ''پردہ'' ہے۔ اور حجاب کا لفظ ہر اُس چیز کے لیے مستعمل ہے جس کے ذریعے پردہ کیا جائے اور ہر وہ چیز جو کہ دو اشیاء کے درمیان آڑ ہو حجاب کہلاتی ہے۔''

گویا کہ ہر وہ چیز جس کو آڑ' اوٹ یا پردے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہو وہ حجاب ہے چاہے وہ دیوار ہو' دروازہ ہو' لباس ہو یا دیگر کپڑے ہوں۔ اس لحاظ سے لفظ حجاب عام ہے' کسی قسم کی رکاوٹ ہی کیوں نہ ہو یہ لفظ اس کو شامل ہے جبکہ پروفیسر صاحب لفظ حجاب کو دیوار یا دروازے کی آڑ کے ساتھ خاص کر رہے ہیں جو کہ اس کے لغوی مفہوم کے بھی منافی ہے اور اصطلاحی معنی کے بھی۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ جو علماء لفظ حجاب کا یہ مفہوم مراد لیتے ہیں جو

کہ پروفیسر صاحب بیان کرتے ہیں وہ اس مفہوم کو بیان کر کے ازواج مطہرات کے لیے یہ حکم ثابت کرتے ہیں کہ ان کے لیے اپنی ''ذات'' کو چھپانا بھی واجب تھا۔ حالانکہ یہ موقف بالکل غلط ہے۔ صحیح احادیث اس بات پر شاہد ہیں کہ ازواج مطہرات کو ضرورت کے تحت گھر سے نکلنے کی اجازت دی گئی تھی' ان کے لیے پردے میں لوگوں کے سامنے آنے کی رخصت تھی۔ پروفیسر صاحب نے ان علماء کی لفظ حجاب کی مخصوص تشریح تو لے لی لیکن وہ علماء لفظ حجاب کی اس تعبیر سے جو بات ثابت کرنا چاہ رہے ہیں پروفیسر صاحب خود اس کے قائل نہیں ہیں۔ ازواج مطہرات کے لیے اپنے ''جسم'' کو چھپانا واجب تھا نہ کہ ''ذات'' کو (اس کے لیے چند احادیث ملاحظہ کی جاسکتی ہیں)۔ قاضی عیاضؒ کا موقف یہ تھا کہ ازواج مطہرات کے لیے اپنی ''ذات'' کو چھپانا بھی واجب تھا۔ ابن حجرؒ قاضی عیاضؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فرض الحجاب مما اختصصن به' فهو فرض عليهن بلاخلاف في الوجه والكفين فلا يجوز لهن كشف ذلك في شهادة ولا غيرها ولا اظهار شخوصهن وان كن مستترات (۹۲)

''حجاب کی فرضیت ازواجِ مطہرات کے لیے خاص ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ان کے لیے چہرے اور ہاتھوں دونوں کا چھپانا واجب تھا اور ان کے لیے شہادت یا اس قسم کے دوسرے معاملات میں بھی اپنے جسم کے کسی حصے کو ظاہر کرنا جائز نہ تھا' اور ان کے لیے یہ بھی جائز نہ تھا کہ وہ اپنی ذات کو دوسروں پر ظاہر کریں چاہے وہ پردے میں ہی کیوں نہ ہوں۔''

ابنِ حجرؒ قاضی عیاضؒ کے اس موقف کا ردّ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وليس فيما ذكره دليل على ما ادعاه من فرض ذلك عليهن وقد كن بعد النبي يحججن ويطفن وكان الصحابة ومن بعدهم يسمعون منهن الحديث وهن مستترات الابدان لا الاشخاص (۹۳)

''قاضی عیاض نے جو بات کی ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ ان پر فرض تھا۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپؐ کی بیویاں (نفلی) طواف اور حج کرتی تھیں اور صحابہ کرامؓ ان سے حدیث سنتے اس حال میں کہ انہوں نے اپنے اجسام کو چھپایا ہوتا تھا نہ کہ اپنی ذات کو''۔

اس آیۂ مبارکہ میں ذات کو چھپانا مقصود کلام نہیں ہے' بلکہ جسم کو چھپانا کلام کا مقصود ہے' چاہے کپڑے سے ہی کیوں نہ ہو۔ ہماری اس رائے کی تائید جلیل القدر مفسرین کی آراء سے بھی ہوتی ہے۔

☆ ابن جریر طبری کے نزدیک حجاب کا مفہوم: ابن جریر طبری آیت ﴿فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ کی تعبیر میں فرماتے ہیں:

سوالکم ایاھن المتاع اذا سألتموھن ذلك من وراء حجاب اطھر لقلوبکم وقلوبھن من عوارض العین فیھا التی تعرض فی صدور الرجال من امر النساء وفی صدور النساء من أمر الرجال واحدی من ان لا یکون للشیطان علیکم وعلیھن سبیل(۹۴)

''تمہارا ان ازواجِ مطہرات سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنا پردے کے پیچھے سے ہونا چاہیے' یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں میں بھی آنکھ سے پیدا ہونے والے غلط جذبات و خیالات کو پاک کرنے والی ہے جو کہ مردوں کے دلوں میں عورتوں سے متعلق پیدا ہو جاتے ہیں اور عورتوں کے دلوں میں مردوں سے متعلق پیدا ہوتے ہیں' اور زیادہ مطلوب یہی ہے کہ تمہارے معاملے میں یا ان کے معاملے میں شیطان کو کوئی راستہ نہ مل سکے''۔

☆ امام رازی کے نزدیک لفظ حجاب کا مفہوم: امام رازی فرماتے ہیں:

قوله ﴿فاسئلوھن من وراء حجاب﴾ امر بسدل الستر علیھن وذلك لایکون الا بکونھن مستورات محجوبات وکان الحجاب وجب علیھن(۹۵)

''﴿ فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ یہ حکم ہے کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکا لیں اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب کہ وہ پردے میں چھپی ہوئی ہوں اور ان پر حجاب واجب تھا''۔

۲) حجاب کی علت

پروفیسر صاحب کی دوسری غلطی یہ ہے کہ انہوں نے حجاب کے حکم کی اس علت کو نظر انداز کرتے ہوئے جو کہ نص میں بیان ہوئی ہے' احترام و اکرام کو حکم کی علت بنایا ہے۔ پروفیسر صاحب لکھتے ہیں:

''ایک اچھے معاشرے کا بنیادی اصول یہ ہے کہ عورت کا احترام کیا جائے۔ اس اعتبار سے ازواجِ مطہرات خاص احترام کی سزاوار ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے مقام و مرتبہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حکم دیا گیا کہ کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے جس سے ان کو جیتے جی یا وفات کے بعد تکلیف ہو' اسی احترام کے پیشِ نظر آپؐ کی ازواج کو آپؐ کی وفات کے بعد شادی کی اجازت نہیں دی گئی''۔ (۹۶)

اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ہمارے لیے حد درجہ قابلِ احترام واکرام ہیں' لیکن مذکورہ بالا آیت میں دیے گئے حکمِ حجاب کی علت بہرحال آپؐ یا ازواجِ مطہرات کا احترام و اکرام نہیں ہے' جیسا کہ تمام منکرین حجاب یہی علت بیان کرتے ہیں' بلکہ اس حکم کی اصل علت تطہیر قلوب ہے جو کہ نص میں بیان ہوگئی ہے۔ جو لوگ ''حرمتِ ازواج'' کو حکمِ حجاب کی علت بناتے ہیں ہم ان سے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ حرمت صرف ازواج کے لیے مخصوص تھی کہ ان کو تو حجاب کا حکم دے دیا اور بیٹیوں کے لیے یہ حرمت ثابت نہیں ہوتی' اس لیے بیٹیوں کو حجاب کا حکم نہ تھا؟ اور یہ امر واقعہ ہے کہ تمام منکرین حجاب ازواج مطہرات کے لیے تو پردہ واجب قرار دیتے ہیں' لیکن آپ ﷺ کی بیٹیوں کے لیے کسی قسم کے پردے کا اثبات نہیں کرتے۔ ہمارا پروفیسر صاحب سے یہ سوال ہے کہ نبی ﷺ کی بیٹیوں کے لیے پردہ تھا یا نہیں؟ اگر تھا تو اس کی دلیل کیا ہے اور اگر نہیں تھا تو جو علت ازواج مطہرات کے پردے کے حوالے سے آپ یا منکرین حجاب بیان کر رہے ہیں اس علت سے آپ ﷺ کی بیٹیوں کے لیے بھی پردہ ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی بعض بیٹیاں' آپؐ کی بعض بیویوں سے بھی عزت و حرمت میں بڑھ کر ہیں' جیسا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے آپ ﷺ کا فرمان بھی موجود ہے: ((سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ))(۹۷) کہ ''آپؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی''۔

دلیل رابع:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝۶۰﴾ (النور)

''اور بڑی بوڑھی عورتوں میں سے وہ جو کہ نکاح کی امید نہیں رکھتیں' تو ان کے اوپر

کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (اضافی) کپڑے اتار رکھیں اس حال میں کہ وہ زینت کا اظہار کرنے والی نہ ہوں۔ اور اگر وہ بچ کر رہیں تو یہ ان کے لیے بہت زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا' جاننے والا ہے۔''

اس آیۂ مبارکہ میں بوڑھی عورتوں کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ اگر اپنے اضافی کپڑے مثلاً جلباب وغیرہ اتار دیں اور ان کا چہرہ ظاہر بھی ہو جائے تو ان کے لیے کوئی گناہ نہیں ہے' لیکن اس رخصت کو دو شرائط کے ساتھ مشروط کر دیا:

۱) وہ عورتیں ایسی ہوں کہ جو بڑھاپے کی وجہ سے نکاح سے مایوس ہو چکی ہوں' یعنی نہ ہی ان کو حیض آتا ہو' نہ ہی حمل ٹھہرنے کی کوئی امید ہو' نہ ان کے اندر کوئی جنسی خواہش ہو اور نہ ان کے حوالے سے کسی کو جنسی خواہش پیدا ہو سکتی ہو۔

۲) دوسری شرط یہ لگائی کہ وہ عورتیں زیب و زینت کے ساتھ یعنی بناؤ سنگھار کر کے اس رخصت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتیں' اگر وہ کھلے چہرے کے ساتھ اجنبی افراد کے سامنے آنا چاہتی ہیں تو انہیں بغیر میک اپ کے سادہ چہرے کے ساتھ اجنبیوں کے سامنے آنے کی رخصت ہے۔

لیکن ان دو شرائط کے بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ: ﴿ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّھُنَّ﴾ ''اگر وہ اس رخصت سے فائدہ نہ اٹھائیں تو ان کے لیے بہت زیادہ بہتر ہے''۔ یعنی اگر وہ پردہ کریں تو یہ ان کے لیے افضل ہے' اگر نہ کریں تو رخصت ہے۔

ثیاب سے مراد:

ثیاب سے مراد اضافی کپڑے ہیں' مثلاً جلباب یا نقاب وغیرہ' نہ کہ دوپٹہ یا سینے کو ڈھانپنے والی چادر' جیسا کہ مفسرین نے اس کی وضاحت کی ہے۔

ابن جریر طبری ﴿فَلَیْسَ عَلَیْھِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فلیس علیھن حرج ولا اثم ان یضعن ثیابھن یعنی جلابیبھن وھی القناع الذی یکون فوق الخمار والرداء الذی یکون فوق الثیاب لا حرج علیھن ان یضعن ذلك عند المحارم من الرجال وغیر المحارم من الغرباء غیر متبرجات بزینۃ (۹۸)

''ان (بوڑھی عورتوں) پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ اپنے کپڑے یعنی جلباب وغیرہ

اتار کر رکھ دیں' اور جلباب سے مراد وہ نقاب ہے جو کہ دوپٹے کے اوپر لیا جاتا ہے اور وہ چادر ہے جو کہ کپڑوں کے اوپر لی جاتی ہے۔ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ یہ نقاب یا چادر اپنے محرم اور غیر محرم افراد کے سامنے اتار رکھیں' لیکن زینت ظاہر نہ کریں۔''

امام بغوی آیت ﴿فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

يعنى يضعن بعض ثيابهن وهى الجلباب والرداء الذى فوق الثوب والقناع الذى فوق الخمار فأما الخمار فلا يجوز وضعه (۹۹)

''(کپڑے اتارنے سے) مراد یہ ہے کہ وہ اپنے بعض کپڑے اتار رکھیں اور وہ جلباب اور چادر ہے جو کہ کپڑوں کے اوپر ہوتی ہے یا وہ نقاب جو کہ دوپٹے کے اوپر ہوتا ہے۔ جہاں تک دوپٹے کا تعلق ہے اس کا اتارنا جائز نہیں ہے۔''

علامہ زمخشری ''ثیاب'' کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والمراد بالثياب الظاهرة كالملحفة والجلباب الذى فوق الخمار (۱۰۰)

'''ثیاب'' سے مراد وہ کپڑے ہیں جو کہ ظاہر ہوں (یعنی اوپر اوڑھے ہوں۔ مثلاً اوڑھنی) اور جلباب ہے جو کہ دوپٹے کے اوپر ہوتا ہے۔''

آیت ہٰذا سے چہرے کے پردے پر استدلال؟

آیت مبارکہ میں ''فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ'' کے الفاظ کے ذریعے ''اَلْقَوَاعِد'' یعنی بوڑھی عورتوں کو پردہ نہ کرنے کی رخصت دی گئی ہے اور اس کا ''مفہوم مخالف'' یہ ہے کہ جو عورتیں جوان ہیں اور وہ نکاح کی اُمید رکھتی ہیں' اگر وہ پردہ نہ کریں گی تو گناہگار ہوں گی۔ آیت کے الفاظ ہیں: ''فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ'' کہ ان بوڑھی عورتوں پر گناہ نہیں ہے۔ گویا کہ کچھ ہیں جن پر گناہ بھی ہے اور یہ وہ عورتیں ہیں جو کہ بوڑھی نہ ہوں' یعنی جوان ہوں۔ استدلال کا یہ طریقہ کار اصولیین کے نزدیک مفہوم مخالف کہلاتا ہے۔

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی ''مفہومِ مخالف'' کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وهو دلالة الكلام على نفى الحكم الثابت للمذكور عن السكوت ، لانتفاء قيد من قيود المنطوق ويسمى دليل الخطاب لان دليله من جنس الخطاب اولأن الخطاب دل عليه (۱۰۱)

''مفہومِ مخالف سے مراد یہ ہے کہ جو حکم (خطاب الفاظ سے) سے ثابت ہو رہا ہے کلام اس کے برعکس حکم کی نفی پر دلالت کرے اور اس کی وجہ منطوق کی قیود میں کسی قید کا نہ ہونا ہو' اس کو ''دلیلِ خطاب'' بھی کہتے ہیں' کیونکہ یہ دلیل جنسِ خطاب میں سے ہے یا خطاب اس پر دلالت کرتا ہے۔''

حواشی

٧٨) رواه البخاری' کتاب التفسیر' باب قوله ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ .....﴾
٧٩) رواه البخاری' کتاب التفسیر' باب قوله ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ .....﴾
٨٠) ارشاد الفحول' امام شوکانی' ص ١٩٧۔
٨١) اضواء البیان' علامه شنقیطی' جلد٦' ص ٥٨٥۔
٨٢) القواعد الحسان' عبدالرحمن بن ناصر السعدی' ص ٧' مکتبة المعارف الریاض۔
٨٣) المستدرك علی الصحیحین' امام حاکم' جلد١' ص ٤٥٤۔
٨٤) تفسیر ابن کثیر' علامه ابن کثیر' جلد٣' ص ٥٥٦' مطبعة دارالسلام ریاض۔
٨٥) تفسیر طبری' ابن جریر طبری' جلد١٠' ص ٣٢٥' دارالکتب العلمیة بیروت۔
٨٦) الجامع لاحکام القرآن' امام قرطبی' جلد٧' ص ٢٢٧' مکتبة الغزالی دمشق۔
٨٧) احکام القرآن' امام ابوبکر الجصاص' جلد٣' ص ٣٧٠' دارالکتاب العربی بیروت۔
٨٨) تمام المنة' علامه البانی' ص ٤١' دار الرایة ریاض۔
٨٩) اضواء البیان' علامه شنقیطی' جلد٦' ص ٥٨٩۔
٩٠) ماهنامه اشراق' اگست ٢٠٠٥' ص ٣٧۔
٩١) لسان العرب' ابن منظور الافریقی' جلد١' ص ٢٩٨' دار صادر بیروت۔
٩٢) فتح الباری' علامه ابن حجر عسقلانی' جلد٨' ص ٥٣٠' المکتبة السلفیة۔
٩٣) فتح الباری' علامه ابن حجر عسقلانی' جلد٨' ص ٥٣٠' المکتبة السلفیة۔
٩٤) تفسیر طبری' ابن جریر طبری' جلد١٠' ص ٣٢٥' دارالکتب العلمیة' بیروت۔
٩٥) تفسیر کبیر' امام رازی' جلد١٣' ص ٢٢٦' دارالکتب العلمیة طهران۔
٩٦) ماهنامه اشراق' اگست ٢٠٠٥' ص ٣٧۔
٩٧) رواه البخاری' کتاب المناقب' باب علامات النبوة۔
٩٨) تفسیر طبری' ابن جریر طبری' جلد٩' ص ٣٤٨' دارالکتب العلمیة بیروت۔
٩٩) تفسیر بغوی' امام بغوی' جلد٤' ص ٤٤٩' دارالکتب العلمیة بیروت۔
١٠٠) تفسیر کشاف' علامه زمخشری' جلد٣' ص ٨٦' طهران۔
١٠١) اصول الفقه الاسلامی' ڈاکٹر وهبه الزهیلی' جلد١' ص ٣٦٢' مکتبه رشیدیه کوئٹه۔